

جنونِ شاہ

تحریر: حیات سکندر

قسط: 11

آئره جو احمر سے پہلے گھر پونچ چکی تھی۔۔

آئره کے ہاتھ پر گولی کی وجہ سے بہت درد تھا۔۔

گولی صرف چھو کر گزری تھی۔۔ لیکن اس جگہ پر درد

بہت ہو رہا تھا۔۔ آئره نے اپنے کپڑے چینج کر کے اپنے اوپر

ایک بڑا سا بلیک کلر کا اسٹولر لیا۔۔

کے کہی اسکے خون والے ہاتھ احمر کو دیکھ نہ جائے۔۔
اور جا کر کچن میں کھڑی ہوگی۔۔ کے کہی احمر کو اس
پر شک نہ ہو کہ وہ لیڈی کیلر ہے کیوں کے احمر نے ایک
نظر اسکو دیکھ کر آئره کہا تھا۔۔
آئره میرے لیے کھانا بناؤ۔۔
کام والی : کیا بناؤ۔۔

آئره: پاستا بناؤ۔۔ اور بھی وانٹ سورس۔۔

کام والی: یہ کیا ہوتا ہے۔۔ سکندر سر تو میٹ اور چکن
وغیرہ کھاتے ہے۔ میں نے کبھی نہیں بنایا وانٹ پاستا۔۔

آئره: اچھا جو آتا ہے وہ بنا دے۔۔

کہ کر باہر لان میں بیٹھ گی۔۔

سامنے سے اسے احمر سکندر آتا ہوا نظر آیا۔۔

جس کے شرٹ پر خون کے داغ تھے۔۔۔

احمر سکندر اندر آیا۔ اور ایک نظر آئره کو دیکھا۔۔

اور وہی روک گیا۔۔ آئره نے خود کو اچھی طرح سے کوور کیا ہوا تھا۔۔

احمر آئره کی طرف بڑھا۔ ٹھیک ہیں آپ۔۔

آئره نے ایک نظر اسکے شولڈر پر ڈالی جہاں اسنے خود

چاکو مارا تھا۔۔ آئره نے اپنا ہاتھ احمر کے شولڈر پر رکھا۔۔

احمر مجھے کیا ہوگا۔ میں بالکل ٹھیک ہو۔ لیکن آپ ٹھیک نہیں لگ

رہے۔ یہ یہاں کیا ہوا ہے۔۔

احمر آئره کے قریب آیا۔۔ لیڈی کیلر نے چاکو مارا ہے

MY LADY !!!

آئره معصومیت سے لیڈی کیلر بھی ہوتی ہے کیا۔۔

احمر: ہاں ہوتی ہے اور بہت بے رحم ہوتی ہے۔۔ یہ دیکھ لو۔

کہ کراپنے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا۔۔

آئره: میں بینڈ تاج کر دیتی ہو سکندر جی۔۔
احمر: میں خود کر لوں گا۔ تم مجھے فرسٹ ایڈ باکس
لا کر دے دو۔۔

آئره: جی میں لا کر دیتی ہو۔۔
کہ کر سامنے کبرڈ سے فرسٹ ایڈ باکس نکال کر احمر کو دیا۔۔
یہ لے شرٹ اتار کر کر لے۔۔
ورنہ آپکو پین ہو گا۔۔

احمر نے اپنی شرٹ اتار کر سائٹ پر رکھی۔
آئره نے اس کے سینے کو دیکھ کر دیکھتی رہ گئی۔
سفید سینہ۔۔ سکس پکس۔۔

آئره: جم جاتے ہے اپ۔

احمر سکندر: ہم

آئره: مشکل ایکس سائز کرتے ہو گے اپ۔

احمر سکندر: ہاں کہہ کر اپنے زخم پر پائوڈین لگانے لگا

جو نہیں لگ رہی تھی۔۔

اُترہ نے احمد کے ہاتھ سے پائوڈین لے کر خود لگانے لگی۔

احمر جو پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُترہ کو دیکھ رہا تھا۔۔

اُترہ: درد ہو رہا ہے آپکو۔

احمر: نہیں مجھے درد نہیں ہوتا۔ اور لڑکی کے معاملے میں بالکل نہیں

احمر سکندر لڑکیوں کے لیے اتنا سیریس نہیں ہوتا۔۔ خیر

MY LADY !

میں خد کر لونگا۔۔ تم چھوڑ دو۔ تم نے تھوڑی دیا ہے یہ۔
نہیں دیا نہ تم نے۔

آئره: میں کیوں آپکو دوں گی یہ زخم۔
احمر سکندر: ہم یہی سنا تھا۔ کہ کر آئره کے ہاتھ سے
پائوڈین لے کر خود لگانے لگا۔ تم جاؤ

MY LADYY

ریسٹ کرو تمہاری یادداشت کمزور ہے نہ۔۔

آریان شاہ جو گھر میں بیٹھا بیٹھا بور ہو رہا تھا۔۔

اس کے پاس کرنے کو کچھ نہ تھا۔۔

نہ کوئی میٹنگ تھی۔۔ نہ ہی کچھ۔

دوپہر کا ٹائم تھا۔۔

اسنے ازہان پاشا کو کال ملائی۔۔

جو ایک ہی کال پر اٹھالی تھی۔۔

شاہ: توں کتھے اے میری جان

ازہان: سب نوں چھڈ دیو تیری بھین نوں اے جے وی ٹیٹ یاد نہیں

شاہ: لیزال کو ٹیٹ نہیں یاد۔

ازہان: نہیں۔ اور تیری وجہ سے میں اسے کلاس سے باہر

بھی نہیں نکال سکتا۔ کیا ناول کی بک لے کر دی ہے اسے۔۔

سارا ٹائم ناول ناول کرتی ہے۔۔

سب سٹوڈنٹ کو سمجھ آتا ہے میں کیا کرتا ہو۔۔

سمجھالے اپنی بہن کو ورنہ میں شاہ کا دوست نہیں ازہان پاشا بن جاؤ گا۔۔

پری کو سارا دن پتا نہیں کون سی کہانیاں سناتی ہے۔۔

سمجھ سے باہر ہے۔۔

شاہ: سوری میری اک ای بھین اے میں اوہنوں کچھ نہیں

آکھ سکدا ایس لئی سمجھوتہ کرو

ازہان : اچھا یار۔۔ تو نے آج تک سنی ہے میری کیا۔ کال کیوں کی۔

شاہ : باہر چلے۔۔

ازہان : میں بہت تنگ آ گیا ہو یار۔

شاہ : کیا ہوا پاشا۔۔

ازہان : کالج آ جا میں سب بتا دیتا ہو۔۔

شاہ : میں تے سکندر دوویں کالج آندے آں کہ کر کال کاٹ دی۔۔

لینزال احد اور پری زوہیب تینوں بیٹھے کافی پی رہے تھے۔۔
سامنے سے انہیں ایک معصوم سی لڑکی چلتے ہوئے نظر آئی۔۔
آرزو: میں آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھ جاؤ کیا۔۔
پری: کیوں نہیں ضرور۔
لینزال: آپ کون۔ پہلی بار دیکھا ہے آپ کو اس کالج میں۔
آرزو: میرا آج فرسٹ دے ہے۔۔ اس لیے
لینزال: بیٹھ جاؤ

AHAD : HELLO MY NAME IS AHAD

ZOHAIB: I AM ZOHAIB

آرزو: میرا نام آرزو ہے۔۔

احد: آج سے آپ ہماری دوست۔۔

ایزال: یہ کب ہوا احد۔۔

زوہیب: ابھی ابھی۔۔

آرزو: جی جی میں آج سے آپ سب کی دوست۔

لیزال شاہ: سوری میری نہیں صرف ان تینوں کی۔۔

آرزو: اپکی کیوں نہیں۔۔

لیزال: میرے صرف تین دوست ہے۔۔

احد۔ زوہیب۔ اور پری۔۔

پری: لیزال داسی خبری نہ کوی

(لیزال ایسا نہیں بولتے)

پری اور زوہیب پشتو ہے۔۔ لیزال اور احد پنجابی۔۔

لیزال: میں کیہ آکھیا سی؟

پری: آج سے تم ہماری دوست ہو آرزو۔ ہاں نہ لیزال۔

لیزال: ہاں۔۔ کہ کر آرزو کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔

آرزو: شکریہ۔۔

لیزال: انکل ایک کافی اور۔۔۔



آریان شاہ وائٹ قمیض شلوار اور لیتھر کے سلیپر پہن
کراچمر کے گھر کی طرف روانہ ہوا۔

گرے آنکھیں۔ سفید چہرہ۔ ہلکی ہلکی سی بریڈ۔ لمبا قد۔
آج یہ شاہ۔ سچ میں ایک حسین شہزادہ لگ رہا ہے۔
آریان شاہ جا کر گاڑی میں بیٹھ گیا اور سونگ پلے کیا۔

"سمجھتھے کیوں نہیں"

"تیرے بن میں نہیں"

"میرے بن تو نہیں"

"میرے ہو جاؤ ناں"

"سنو"

"تھوڑا اور"

"چلیں او پاس میرے"

"❤️💋😊*"

"چلیں او پاس میرے"

"تھوڑا اور تھوڑا اور۔"

سنتے سنتے اسے میرال کی یاد آگئی۔۔

شاہ نے میرال کو کال لگی۔۔

میرال جو اتنی گہری نیند میں سو رہی تھی کے اسے فون کی آواز بھی نہیں آئی۔۔ شاہ نے دوسری بار فون ملایا۔

اس بار میرال نے نیند میں فون کان سے لگایا۔۔

کیا مسئلہ ہے سکون سے سونے بھی نہیں دیتے ہو۔۔
میرال حیدر شاہ نام ہے میرا۔۔ جو بھی ہے جلدی بولوں۔
ورنہ دیکھ لینا تم۔۔ مجھے سونا ہے۔۔
شاہ: ہاں، نیند رچ مر جاؤ۔
سونا، اٹھنا، کھانا ایس توں علاوہ تیرے لئی کی اے
میرال آریان شاہ۔۔
میرال: شاہ کی آواز نکل کر ڈرار ہے ہو

میں شاہ سے نہیں ڈرتی ہو۔ اپنی آواز میں بولو۔۔

شاہ مجھ سے ڈرتے ہے۔

شاہ: تم ڈرنے والی چیز بھی نہیں ہو۔ تم ڈرانے والی چیز ہو۔
سائیکو لڑکی۔ سوتی رہو تم۔۔ سارارومانٹک موڈ خراب کر دیا ہے
کہ کرفون کاٹ دیا۔۔

میرال جو فون کان سے لگا کر سو چکی تھی۔۔

شاہ احمر کے گھر کے باہر کھڑا تھا۔۔ شاہ نے کھڑے ہو
کر احمر کی بائیک کاؤنٹ کی۔۔ پوری کے پوری 12 تھی۔
اس کا مطلب احمر آج گھر پر تھا۔

شاہ جلدی سے اندر داخل ہوا۔ سامنے ایک لڑکی
پاستا کھا رہی تھی۔ اور ساتھ ساتھ اور خطرناک مووی
دیکھ رہی تھی۔۔ اور ساتھ ساتھ ڈر بھی رہی تھی۔۔

آئره: جی آپ کون؟؟

شاہ: کیا مطلب میں کون۔

آئره: نے ایک نظر شاہ کو دیکھا۔۔ اور دل دل میں
سوچنے لگی۔ سارے پیارے لڑکے یہاں ہے کیا۔

سامنے سے احمر آتا ہوا نظر آیا۔

احمر سکندر: شاہ صاحب آپ یہاں۔۔

کھڑا کیوں ہے بیٹھے نہ۔۔

آئره: خدا کیا سارے پیارے لڑکے ادھر ہی ہے کیا۔
گرے آنکھیں۔ کاش میرہ ہوتی یہاں۔ ایک تو سیٹ کر
لیتی۔ احمر تو احمر یہ شاہ تو۔ واللہ۔۔ کہ کر شاہ کو دیکھنے لگی
شاہ: جگہ کدھر سے لاؤ۔ کہ کر آئره کی طرف اشارہ کیا جو ساری
جگہ لے کر بیٹھی تھی۔۔
شاہ: ایسا لگ رہا ہے آپکو کہی دیکھا ہے۔۔
آئره: مجھے۔۔

شاہ: ایسا لگ رہا ہے آپکو کہی دیکھا ہے۔۔

آئره: مجھے۔۔

شاہ: جی ہاں آپکو۔

آئره: آپ نے مجھے کیسا دیکھا ہو گا۔۔ پہلے دیکھتا تو میرا ہوتا اب تک۔۔

شاہ: پولیٹکس میں کہی۔۔ سلطان احمد کی کچھ لگتی ہے آپ۔۔

آئره: جو پاستا کھاتے روک گی۔ کون سلطان احمد۔۔ میں نہیں جانتی

میں پولیٹکس وغیرہ سے بہت دور ہیں۔۔

شاہ: اچھا۔۔

احمر: آ جا روم میں چلے۔۔

شاہ: میں جا رہا تھا سو چا تجھے بھی لیتا چلو۔۔

سکندر: چلو شاہ صاحب

آئره: سکندر جی کہا جا رہے ہے آپ۔۔

شاہ: میرے ساتھ جا رہے ہے سکندر جی۔۔ جی پہ بہت

زور ڈال کر کہا تھا۔۔

احمر: شاہ کے کان میں۔۔ پلیز مت کر شاہ

شاہ: مجھے دیر ہو رہی ہے جلدی چل۔۔

احمر: میں آتا ہو کہ کر شاہ کے شولڈر پر ہاتھ رکھ کر اسکے
ساتھ چلنے لگا۔۔

احمر: بایک پر۔۔۔ شاہ: گاڑی میں۔

احمر: اچھا یار کہ کر گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔

آئمرہ: احمر کو غصہ سے دیکھ رہی تھی۔۔

واہ سکندر صاحب میں نے اتنا بولا بایک پر نہیں آپ نے نہیں سنی۔

جب کہ مجھے بائیک پر ڈر بھی لگتا تھا۔۔ اور میں بہت
مشکل سے بیٹھی تھی۔ میری ایک نہیں سنی۔
اس گرے آنکھوں والے کی ایک ہی سن لی۔۔
کہ کر بیٹھ گے۔۔ سس کہ کر اپنے ہاتھ پکڑ کر
بیٹھ گی۔ جہاں گولی کی وجہ سے بہت درد ہو رہا تھا
اور اب وہاں سے خون بھی نکل رہا تھا۔۔

شاہ: یہ لڑکی کون ہے۔۔

سکندر: یار اسکی یاداشت چلی گی ہے۔ میری بائیک سے
ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔۔

شاہ: تو گھر پر کیوں ہے یہ۔

سکندر: میری وجہ سے ہوا ہے نہ اس لیے۔۔ میں نہیں چاہتا کسی
غلط ہاتھوں میں لگے۔۔ بہت معصوم اور چھوٹی ہے۔

شاہ: کتنے سال کی ہے۔ احمر: 18

شاہ: پولیس سٹیشن کا بھی نام ہے اس دنیا میں۔۔
اور تجھ 10 منٹ لگتے اسکے گھر چھوڑنے میں اور اسکا
سارا بائیو ڈیٹا نکالنے میں۔

سکندر: شاہ۔ میں نہیں چاہتا یہ مجھ سے دور ہو۔۔
شاہ: پیار ہو گیا تجھ۔۔

سکندر: نہیں یار۔ بس اس سے دور نہیں جانا اب
یہی آخری وجہ ہے جینے کی۔

شاہ: سکندر صاحب نکاح کر لو۔۔

پھر تیری ہو جائے گی ہمیشہ کے لیے۔۔

سکندر: نکاح؟؟

شاہ: ہاں نکاح کو شش کرا اگر نہیں تو اسے

پولیس سٹیشن میں بچھ دے۔۔

سکندر: اچھا چھوڑ یہ بتا ہم کہاں جا رہے ہیں۔

شاہ: بچے پیدا کرنے۔

سکندر: پہلاں ویاہ کرو۔ میں کسے نا جائز بچے دا چا چا نہیں ہوواں گا۔

شاہ: ہا ہا ہا ہا۔ سکندر صاحب۔۔

سکندر: اب سہی بتا کدھر جارہے ہے۔

شاہ: میں اپنے لئی کڑی نوں پسند کیتا۔

سکندر: شاہ یہ ازہان کے کالج کاراستہ ہے۔۔

شاہ: ہاں وہی جارہے ہے۔۔

دلاور خان : ایدین خان کدھر ہو تم۔۔

نیچے آؤ۔۔

پلوشہ خان : بابا وہ صبح ہی دبئی چلا گیا۔۔

ہم کو مانا کیا ہے آپکو بتانے کے لیے۔۔

دلاور خان : جانتا ہے ہم ایدین کو وہ ایسا ہی کرتا ہے۔

پلوشہ خان : نے ایدین کو کال ملائی۔

ایدین : جی ماما۔۔

پلوشہ خان: پونچ گے۔

ایدین خان: جی۔

پلوشہ خان: اب حویلی کب آؤں گے۔۔

ایدین: ماما ایک ویک تک مجھے بھول جائے مجھ سے حویلی میں نہیں رہا جاتا۔۔

پلوشہ خان: اچھا ایدین۔ کہ کر کال کاٹ دی۔۔

ایدین خان: وہی کے ایک بڑے سے فلیٹ میں بیٹھا تھا۔

جو ایدین خان کے نام پر تھا۔۔

احمر اور آریان شاہ ازہان کے کالج کے باہر کھڑے تھے۔۔

لیزال۔ احد۔ زوہیب۔ پری۔ آرزو۔ سارے ساتھ جارہے تھے۔۔

لیزال کو سامنے سے شاہ کی گاڑی نظر آئی۔۔

سامنے سے شاہ اور احمر آ رہے تھے۔۔

لیزال: بھائی آپ۔ یہاں۔۔

شاہ: لیزال کو اپنے سینے سے لگا کر۔۔

جتھے میری بھین اے، اوتھے اوہدا بھرا اے

لیزال : شاہ کے سینے سے لگ کر بھائی۔۔
شاہ : اپنے دوستوں سے نہیں ملواؤ گی کیا۔۔
لیزال : بھائی کیوں نہیں۔

یہ پری ہیں اور یہ گاؤں سے ہے۔
یہ زوہیب ہے اور یہ بھی گاؤں سے ہے۔
یہ احد ہے اور یہ یہاں سے ہی ہے۔
یہ آرزو ہے اور یہ۔
میں لاہور سے ہو۔

شاہ: لاہور سے۔

آرزو: جی۔

سامنے سے ازہان پاشا چل کر آ رہا تھا۔

ازہان: یہاں کیا کر رہے ہو تم سب

کلاس میں چلو۔

آرزو: ازہان کو غصہ سے دیکھ رہی تھی۔

اکڑوسر۔

ازہان : لیزال جی آپ کو الگ سے کارڈ میجھو۔۔

شاہ : پاشا میری بھین اے

ازہان : جانتا ہو شاہ صاحب۔

لیزال : جارہی ہو سر۔

ازہان : اب آرزو کو دیکھ رہا تھا۔

ازہان اب چسکھا تھا۔

آرزو کلاس میں جاؤ۔ؤ۔ؤ۔۔
